Volume 01, Issue 01,
January-June 2023
PP: 09-15
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN
Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

منہج ومصادر تفسیر ثنائی

Methodology and Sources of Tafsīr Thanā'ī

Dr Muhammad Nafees Khalid
Lecturer, Department of Islamic Studies, Comsats University, Wah Campus.
hmnafees@gmail.com

Abstract & Indexing
WORLD of JOURNALS
DRJI
OPEN ACCESS
Signatory of DORA
ACADEMIA
EuroPub
REVIEWER CREDITS

Abstract

Maulānā Thanā'ullāh Amratsarī is an eminent figure in both 'Arab & non-'Arab world for his dialectic theological elaborative aspects. He became a hard nut to crack for his contemporary Christians, Qādiani's and Aryans. Through his commentaries on Qur'ān and other literary work and dialects, the way he presented the truth and idealist of Islam in the light of modern theology against these blasphemous religious and sects, is admitted and appreciate an era. Tafsīr Thanā'ī is a Kalāmī Tafsīr in which Maulānā Thanā'ullāh Amratsarī has addressed the beliefs of Christians, Ahmadi's, Aryans and Naturalists and thus declined them on the basis of Qur'ānic and intellectual proofs. The methodology he has employed in order to falsify the above-mentioned religions is that first he presents their arguments (logics), then he mentioned the principles, framed in the light of these arguments. Finally, on the basis of their mutual conflicting argument, he presents the ideology and claims of Qur'ān by declining their logics.

Keywords

Qur'ān, Methodology, Tafsīr Thanā'ī, Intellectual Proofs, Ideology.

Published by:
HIRA INSTITUTE
of Social Sciences Research & Development

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

تمہید

فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امر تسری رحمۃ اللہ علیہ نے دفاع و خدمتِ اسلام کے لیے میدان مناظرہ کے علاوہ جس فن کا انتخاب کیا وہ فن تصنیف و تالیف ہے۔ آپ کی تصنیفی و تالیفی خدمات کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہے کہ آپ نے تحصیل علم کے متصل بعد ہی اس فن کو عملی طور پر اپنا لیا اور اس کا آغاز تفسیر ثنائی سے کیا۔[1] 1890ء میں اس کی پہلی جلد شائع کی[2] اور پھر یہ محاذ آپ کے لیے صبح و شام کی مصروفیت بن گیا۔ تفسیر، حدیث، فلسفہ، منطق، علم الکلام اور سب سے زیادہ آپ نے جس موضوع پر لکھا وہ تقابل ادیان ہے۔ آپ کے قلم کو ادیان باطلہ کے رد میں بہت قوت حاصل تھی۔ بیسویں صدی کے آغاز سے آپ نے ان موضوعات پر لکھنا شروع کیا اور زندگی کے آخری لمحات تک یہ سلسلہ جاری رہا[3]۔ جس موضوع پر قلم اٹھاتے علم و تحقیق کی نئی راہیں کھولتے جاتے۔ آپ کی یہ تصانیف آپ کے وسیع مطالعہ، علمی گہرائی اور اسلامی علوم و فنون پر گہری نظر کی آئینہ دار ہیں۔ تقابل ادیان آپ کی دل چسپی کا مرکز رہا، باطل مذاہب و فرق کے خلاف آپ نے تحریری، تصنیفی اور ایک منفرد تحقیقی ادب متعارف کروایا۔[4]

تفسیر ثنائی کا تعارف

تفسیر ثنائی ایک کلامی تفسیر ہے۔[5] اس اردو تفسیر میں قرآن کا جو ترجمہ کیا گیا ہے وہ بامحاورہ اور عام فہم ہے۔[6] قرآنی الفاظ کی ایک عمدہ اسلوب پر تشریح کی گئی ہے قرآنی آیات کا باہمی ربط واضح کیا گیا ہے۔ مخالفین اسلام اور باطل مذاہب و فِرق کا علمی انداز میں جواب دیا گیا ہے۔[7] تفسیر کی ابتداء میں مولانا امر تسریؒ نے ایک نہایت جامع مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس میں صاحب قرآن امام الانبیاء محمد ﷺ کی نبوت کے دلائل مختلف مذاہب کی کتابوں کی روشنی میں بیان کیے ہیں۔[8] تفسیر کے لیے مولانا کا طریقہ کار یہ ہے کہ ایک کالم میں قرآن کا متن اور دوسرے کالم میں اس کا بامحاورہ ترجمہ مناسب و مختصر تشریح بیان کی ہے۔ اس تشریح کے بعد حواشی اور نوٹس تحریر فرمائے ہیں جن میں شان نزول کے بیان کے ساتھ تعلیمات واحکاماتِ قُرآنی کو بیان فرمایا ہے اور اس دوران مخالفین اسلام کے اعتراضات کو رفع کیا ہے۔[9] مولانا ثناء اللہ امر تسریؒ اپنے تفسیری منہج کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

> جو روش میں نے اختیار کی ہے یعنی ایک سلسلہ میں سارے مضمون کو لایا ہوں اس میں علماء مختلف ہیں۔ آخر اس میں فعل نبی کا بھی کچھ استحقاق ہے۔ اس لئے میں نے ایک آیت کو دوسرے سے جوڑ دیا اور تلاش کرنے سے کچھ نہ کچھ مناسبت بھی پائی۔ اکثر تفاسیر سے یہی حاصل کیا ہے۔۔۔ میرا طرز بیان مجھ سے پہلے اردو تفاسیر میں نہیں آیا جس نے اختیار کیا وہ میرے بعد غالباً دیکھ کر کیا گیا ہے۔[10]

تفسیر القرآن بالقرآن

مولانا ثناء اللہ امر تسری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر بالماثور میں جو منہج اختیار کیا ہے وہ سلف صالحین کا منہج تفسیر ہے۔ آپ سب سے پہلے تفسیر القرآن بالقرآن کا اہتمام کرتے ہیں اس ضمن میں الفاظ قرآن کی توضیح الفاظ قرآن سے، کلمات قرآن کی تشریح کلمات قرآن اور آیات قرآن کی تفسیر، آیات قرآن سے کرتے ہیں۔ جیسا کہ: "أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ"[11] اس آیت کی تفسیر میں سورہ بقرہ کی یہ آیت بیان کرتے ہیں:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔[12]

اور تم لوگوں سے اچھی بات کرو۔

البتہ اس اصول میں ایک نکتہ ایسا ہے جس میں مولانا امر تسری نے فرق کیا ہے وہ یہ کہ آپ نے تفسیر القرآن بالقرآن میں اپنی رائے کو داخل کیا ہے، حالانکہ آیت کی تفسیر آیت کے ساتھ تبھی ہو سکتی ہے جب معلوم ہو کہ ان دونوں سے ایک ہی معنٰی مراد ہیں، ایک ہی واقعہ یا

قصہ سے متعلق ہیں اور حدیث نبوی یا صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال سے یہ تفسیر ثابت ہو۔ ایسا اگر نہ ہو تو آیت کی تفسیر آیت کے ساتھ تفسیر القرآن بالقرآن نہیں بلکہ تفسیر بالرائے کی نظیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی جید علماء کرام نے مولانا امرتسریؒ کے اس طرز تفسیر کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ مولانا عبد اللہ محدث روپڑیؒ نے اپنی کتاب "درایت تفسیری" میں اس نکتے کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے ان مقامات کی نشاندہی بھی کی ہے جہاں مولانا امرتسریؒ تفسیر القرآن بالقرآن کرتے ہوئے تفسیر بالرائے کی طرف چلے گئے ہیں۔[13]

تفسیر القرآن اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

تفسیر القرآن بالقرآن کے بعد جس منہج کو آپ نے اختیار کیا ہے وہ سنت سے قرآن کی تفسیر ہے۔ قرآن کے پہلے شارح قرآن کو سب سے پہلے اور سب سے بہتر سمجھنے والے خود صاحب قرآن امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تفصیل بیان فرمائی ہے تو اس بیان و تفسیر سے اَولیٰ کس کا بیان ہو سکتا ہے؟ اسی لئے سلف مفسرین نے تفسیر القران بالسنہ کو اختیار فرمایا ہے۔ اسی حقیقت کے پیش نظر مولانا امرتسریؒ نے تفسیر القرآن بالسنہ کا اہتمام فرمایا ہے۔ اس کے لئے آپ نے درج ذیل اسلوب اختیار کیا ہے:

- قرآن کی تفسیر صریح احادیث سے کرتے ہوئے احادیث کی صحتِ سند کا التزام کرتے ہیں۔
- کئی بار احادیث کو مصادر کا ذِکر کئے بغیر بیان کر دیتے ہیں۔
- سند کو بیان کیے بغیر صرف صحابہ رضی اللہ عنہم کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔
- احادیث کا حوالہ اس انداز پر بیان کرتے ہیں: رواہ الشیخان، رواہ البخاری، رواہ مسلم، رواہ الترمذی
- حدیث کا ذکر کئے بغیر کئی بار صرف اشارہ کرتے ہیں جس سے اس کلمہ کے حدیث ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ جیسے
- "رُوِی" "کما ورد فی الحدیث" "یا" فی الحدیث"
- احادیث کا استنادی حکم کم ہی بیان کرتے ہیں۔
- نزولِ آیات کے اسباب کے بیان میں احادیث کثرت سے بیان کرتے ہیں۔
- احادیث کا کبھی محض عربی متن بیان کرتے ہیں۔
- قرآنی قصص و اخبار کے بیان کے دوران کئی بار احادیث کو ان کے حدیث ہونے کا ذکر کئے بغیر بیان کر دیتے ہیں۔
- قرآنی کلمات کی تشریح احادیث نبویہ، سنت نبویہ سے بیان کرتے ہیں۔ تفسیر ثنائی میں اس اسلوب کی بیسیوں مثالیں موجود ہیں۔ مثال کے طور پر مغضوب علیھم اور ضالین کی تفسیر میں حدیثِ نبوی کی بنا پر مولانا امرتسری مغضوب علیھم سے یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد لیتے ہیں۔[14] جیسا کہ سنن ترمذی کی روایت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تائید میں ایک روایت مروی ہے۔[15]

تفسیر القرآن اور اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے قرآن مجید کی تفسیر سلف صالحین کا انداز رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قرآن کو سب سے زیادہ جاننے اور سمجھنے والے صحابہکرام رضی اللہ عنہم ہیں۔ کیونکہ یہ وہ جماعت ہے جنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست قرآن کو سنا اور سمجھا ہے۔ ان کی ثقاہت کی گواہی خود قرآن مجید نے بیان کی ہے یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عادل ہیں۔ قرآن کی تفسیر میں جب کبھی ہمیں کوئی دوسری آیت یا حدیث ایسی نہ ملے جو تفسیر بیان کرے تو ہم صحابہ کرام کے اقوال کی طرف رجوع کریں گے کیونکہ صحابہ اس آیت کے مفہوم کو بہتر جاننے والے ہیں۔ جبکہ جمہور علماء کے نزدیک صحابی کی تفسیر "حکم مرفوع" رکھتی ہے۔

مولانا امرتسری تفسیر ثنائی میں اقوال صحابہ کثرت سے بیان کرتے ہیں۔ کبھی تو ان اقوال کو صحابہ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور

کبھی بغیر نسبت کے بیان کر دیتے ہیں اور عن کے ساتھ ذکر فرماتے ہیں۔ جیسے عن ابن عباس، عن علی۔ اور صحابی کا نام لیے بغیر بھی ذکر کرتے ہیں محض یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ صحابی کا قول ہے۔ البتہ ان آثار کے مصادر کا ذکر کرتے ہیں مثلا" صحیح البخاری "ومعالم التنزیل" آپ نے زیادہ تر جس صحابی کے اقوال بیان کیے ہیں وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ تفسیر ثنائی میں اختصار کے پیش نظر تمام تر اقوال کو ذکر کرنے کی بجائے آپ کئی بار صرف ان کا خلاصہ ضرورت کے مطابق بیان کر دیتے ہیں۔ اس سلسلے میں آپ مبہم الفاظ کی توضیح اقوالِ صحابہ سے پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آیت:

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ۔[16]

جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائے گا اور کفار سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔

اس آیت میں کلمہ "ساق" کے معنٰی کرتے ہوئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہاں "ساق" سے مراد "شدۃ الامر" ہے۔[17] اسی طرح آیات کے اسباب نزول کے لئے بھی اقوال صحابہ سے مدد لیتے ہیں۔ مثلاً:

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ۔[18]

اللہ نے آدم اور نوح اور خاندانِ ابراہیم اور خاندانِ عمران کو تمام جہان کے لوگوں میں منتخب فرمایا تھا۔

اس آیت کے سبب نزول میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ یہود نے کہا کہ ہم ابراہیم، اسحٰق اور یعقوب کے بیٹے ہیں اور ان ہی کے دین پر ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اللہ نے تو ان کو اسلام کے ساتھ منتخب فرمایا تھا جبکہ تم یہود دین اسلام پر نہیں۔[19]

اعتقادات

عقائد کے بارے میں اہلسنت کا مؤقف یہ رہا ہے کہ ان کو بغیر کسی تاویل و تکییف کے مانا جائے اور اپنی طرف سے کوئی وضاحت یا تفصیل بیان نہ کی جائے۔ تفسیر ثنائی بھی اہل سنت کے مذہب کی ترجمان تفسیر ہے مولانا امرتسریؒ نے اس تفسیر کو اختصار سے بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر قسم کی غیر ضروری تفاصیل سے احتراز کیا ہے۔ مسئلہ "استوٰی علی العرش" مسئلہ "معراج نبوی" مسئلہ "عبادتِ اصنام" جیسے اعتقادی مسائل مولانا امرتسریؒ کے منہج کی نمایاں مثالیں ہیں۔

مذاہب وفرقِ باطلہ کارد

تفسیر ثنائی ایک کلامی تفسیر ہے جس میں عقائد اسلامیہ کو قرآن و حدیث، کتب سماویہ اور نقل و عقل سے ثابت کیا گیا ہے۔ مولانا امرتسریؒ نے اپنی استفسیر میں اہل کتاب ، خصوصاً عیسائیت، آریہ مذہب، قادیانیت اور سر سید احمد خان کے اعتقادی نظریات کا رد نقلی و عقلی دلائل کے ساتھ بالتفصیل پیش کیا ہے۔ ان مذاہب باطلہ کے ابطال کے لئے مولانا امرتسری نے جو منہج اختیار فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے آپ ان کے دلائل پیش کرتے ہیں اور ان دلائل کی بنیاد پر ان کے بنائے گئے اصول بیان کرتے ہیں اور انہی کے باہمی متضاد دلائل و اصول کی روشنی میں ان کا رد کر کے مزید قرآن کا دعوٰی اور نظریہ پیش کرتے ہیں۔

فقہی احکام

مولانا امرتسری مسلک اہلحدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ مجتہد تھے، مقلد نہ تھے یہی وجہ ہے کہ آپؒ نے منہج سلف کو اختیار کرتے ہوئے کتاب و سنت سے براہ راست استفادہ کرتے ہوئے فقہی احکام مستنبط کیے ہیں اور مذاہب فقہ میں کسی ایک کی تقلید نہیں کی۔ اس ضمن میں آپؒ اختصار و اجمال کو ملحوظ رکھتے ہیں اور بقدر ضرورت فقہی تفصیل بھی بیان کرتے ہیں۔ کئی مواقع پر فقہی مذاہب کی متفرق آراء بیان کر کے قرآن وحدیث کی بنیاد پر کسی ایک کو ترجیح دیتے ہیں اور وجہ ترجیح بھی بیان کرتے ہیں۔ اور "عندنا" کہ کر مسلک اہلحدیث کی رائے کی طرف اشارہ

کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ احکام ومسائل کے بیان میں جو انداز آپ نے اپنایا اس کے چند پہلو درج ذیل ہیں:

- کبھی حدیث کی روشنی میں احکام مستنبط کر کے اہلحدیث کے مؤقف کی صراحت کیے بغیر آگے گزر جاتے ہیں۔
- کئی بار مذاہب اربعہ کی آراء بیان کرتے ہیں اور صراحت نہیں کرتے بلکہ صرف "عند بعض" یا "عند العلما" کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔
- مختلف آراء بیان کر کے کئی فقہی مسائل کا حکم اہل علم کے اختیار پر چھوڑ دیتے ہیں۔
- فقہی مصادر کا ذکر بھی کرتے ہیں۔ جیسے "الھدایہ" "اصول الشاشی" وغیرہ۔

مصادر تفسیر ثنائی

کسی کتاب کی تصنیف میں مصادر کا کردار بڑا اہم اور نمایاں ہوتا ہے خصوصاً تفسیر کی تالیف میں یہ کردار اور بھی اہم ہو جاتا ہے ان مصادر سے تفسیر کی شان ومقام اور قد کاٹھ کا اندازہ لگانا آسان ہوتا ہے۔ تفسیر ثنائی کے مؤلف مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مختلف مکاتب فکر سے فیض یاب ہوئے۔ جس کی بنا پر مختلف الانواع کے مصادر ومراجع اور ادبی ذخیرہ علم سے ان کی براہ راست وابستگی رہی۔ ذیل میں وہ مصادر بیان کیے جاتے ہیں مولانا امرتسریؒ نے تفسیر ثنائی میں جن سے استفادہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ تمام مصادر کا احصاء طوالت کا باعث بن سکتا ہے اس لیے اس مختصر تحریر میں ہر فن سے متعلق چند اہم مصادر کے بیان پر اکتفا کیا جائے گا۔

تفاسیر وعلوم القرآن

- الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، للشیخ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی۔
- تفسیر نیشاپوری علی حاشیہ تفسیر ابن جریر الطبریؒ۔
- انوار التنزیل واسرار التاویل المعروف بتفسیر البیضاوی۔
- الکشاف عن حقائق التنزیل عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل، للامام المعتزلی ابی قاسم محمود بن عمر بن عمر جار اللہ الزمخشری۔
- تفسیر جامع البیان فی تفسیر القرآن از ابی جعفر محمد بن جریر الطبری۔
- تفسیر البغوی المسمی معالم التنزیل ملا ماابی محمد الحسین بن مسعود الفراء البغوی۔
- تفسیر الرازی المعروف بالتفسیر الکبیر مفاتیح الغیب، امام فخر الدین الرازی۔
- تفسیر القرآن العظیم، عماد الدین ابی الفداء اسماعیل بن کثیر۔
- تفسیر الخازن۔
- تفسیر موضح القرآن للشیخ عبد القادر الدھلویؒ۔
- تفسیر جلالین، امام جلال الدین محمد بن احمد المحلی وللشیخ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی۔
- الاتقان فی علوم القرآن، شیخ جلال الدین عبد الرحمن السیوطی۔
- الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، شاہ ولی اللہ الدھلویؒ

کتب حدیث

- صحاح ستہ۔
- سنن الدارمی، شیخ الاسلام عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی۔

- شعب الایمان، امام ابو بکر احمد بن حسین البیہقی۔
- مشکوۃ المصابیح، امام محمد بن عبد اللہ الطیب التبریزی۔
- فتح الباری شرح صحیح البخاری، حافظ احمد بن علی بن حجر العسقلانی۔
- شرح مسلم النووی، امام النووی۔
- سنن دار قطنی۔
- مسند احمد، امام احمد بن حنبل۔

کتب فقہ واصول فقہ

- نور الانوار، شیخ الحافظ احمد۔
- شرح ملا جامی، شیخ احمد عبد الرحمن الجامی۔
- اعلام الموقعین، امام ابن قیم الجوزیہ۔
- التوضیح التلویح، شیخ عبید اللہ بن مسعود۔
- شرائع الاسلام، جعفر بن حسن بن ابی زکریا۔
- شرح فقہ الاکبر، ملا علی قاری۔
- شرح درۃ الغواص، علامہ عبد المنعم خفاجی۔
- الھدایۃ، شیخ الاسلام برھان الدین ابی الحسین علی بن ابو بکر۔
- حسامی مع حاشیۃ التعلیق، الحامی شیخ محمد بن عمر۔

کتب عقیدہ

- احیاء علوم الدین، امام ابو حامد الغزالی۔
- ابواب الکافی عن سال عن الدوار الشافعی امام ابن القیم۔
- حجۃ اللہ البالغہ، شاہ ولی اللہ الدھلوی۔

نتائج وسفارشات

- مولانا امر تسریؒ کا علم تقابل اور تقابل ادیان پر وہ لٹریچر جو طباعتی بے توجہی کا شکار ہے اہلِ علم و نظر اور اشاعتی وطباعتی حلقوں کی توجہ کا منتظر ہے اسے جدید طرز طباعت واشاعت کی ضرورت ہے تا کہ تقابل ادیان کے میدان میں مذاہبِ باطلہ، خصوصاً قادیانیت اور اس کے پس منظر کو سمجھنے میں آسانی ہو۔
- اس مقالہ میں زیر تحقیق منتخب کلامی مباحث کے علاوہ تفسیر القرآن اور تفسیر ثنائی میں جو کلامی مباحث موجود ہیں وہ بھی قابل تحقیق ہیں، جن پر محققین غور کر سکتے ہیں۔
- تفسیر ثنائی میں کئی ایک کلامی مباحث ایسے ہیں جن کے بیان میں تقابلِ ادیان و مذاہب کو پیش کیا گیا ہے۔ محقق کی نظر میں تقابل ادیان کے طلباء کے لیے یہ مباحث برائے تحقیق مستقل موضوع کی حیثیت رکھتے ہیں۔

- تفسیر ثنائی کے مختلف مباحث میں جن دیگر مذاہبِ باطلہ کا رد کیا گیا ہے ان تمام مباحث کے تقابلی مطالعہ کے لیے ان مذاہب کو مستقل طور پر الگ الگ تحقیق کا موضوع بنایا جاسکتا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

---

[1]۔ فضل الرحمٰن بن محمد، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری، دارالدعوۃ السلفیۃ، شیش محل روڈ، لاہور، 1987ء ص:34

[2]۔ ایضا: ص:35

[3]۔ ایضاً، ص:39

[4]۔ سوہدروی خادم، مولانا عبدالمجید، سیرت ثنائی، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور، 1989ء، ص:445

[5]۔ سلفی، مولانا محمد رمضان، مولانا ثناء اللہ امرتسری، جامعہ رحمانیہ، سیالکوٹ، 2016ء، ص:96

[6]۔ امرتسری، مولانا ثناء اللہ، مقدمہ تفسیر ثنائی، ثنائی اکادمی، لاہور، 1977

[7]۔ سیرت ثنائی، ص:420

[8]۔ سلفی، مولانا محمد رمضان، مولانا ثناء اللہ امرتسری، ص:93

[9]۔ فضل الرحمٰن، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری، ص137

[10]۔ دہلوی، مولانا محمد داؤد راز، حیاتِ ثنائی، طبع، 1978، دہلی، ص:554

[11]۔ سورۃ الفتح:48/29

[12]۔ سورۃ البقرۃ:2/83

[13]۔ روپڑی، عبداللہ محدث، مقدمہ درایت تفسیری، مطبع سٹیم پریس، امرتسر، ص:10

[14]۔ تفسیر ثنائی:1/18

[15]۔ الترمذی، ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ، سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ فاتحۃ الکتاب، 4/272، حدیث:4030 دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعۃ الثالثۃ، 2000ء

[16]۔ سورۃ القلم:68/42

[17]۔ تفسیر ثنائی:8/93

[18]۔ سورۃ آل عمرٰن:3/33

[19]۔ تفسیر ثنائی:2/13